106965 ـ دادی مریضہ ہے اور ہوش حواس نہیں رکھتی کیا روزے نہ رکھنے کا کفارہ لازم ہے

سوال

میری دادی تقریبا ڈیڑھ برس سے مریضہ ہے نہ تو وہ بات کرتی ہیں اور نہ ہی انہیں کچھ ہوش ہے، وہ کھانا بھی نہیں مانگتی، جب ہم دیں تو کھا لیتی ہے وگرنہ نہیں، اور بعض اوقات (نادر ہی ایسا ہوتا ہے) بات کرنے والے کو پہنچان بھی لیتی ہے وہ جو کرنا چاہے ہمیں نہیں بتا سکتی (یعنی لیٹرین جانے کے بارہ میں بھی) ایسے لگتا ہے کہ وہ چارپائی پر بے حس سو رہی ہیں، ان کی اولاد ہی انہیں ہلاتی ہے، میں یہ دریافت کرنا چاہتی ہوں کہ روزے اور نماز کے بارہ میں کیا ہوگا، کیا ہم ا نکی جانب سے کچھ کریں، اور کیا ماضی کے بدلے ہم پر کچھ لازم آیتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

جو شخص اتنی عمر کو پہنچ جائے کہ اس کی عقل میں تغیر آ جائے اور وہ ہوش و حواس کھو بیٹھے، تو اس سے نماز روزہ ساقط ہو جائیگا اور اس پر کوئی کفارہ نہیں، کیونکہ مکلف ہونے کے لیے عقل کا صحیح ہونا شرط ہے.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" تین قسم کے اشخاص سے قلم اٹھا لیا گیا ہے سوئے ہوئے شخص سے حتی کہ وہ بیدار ہو جائے، اور بچے سے حتی کہ وہ بالغ ہو جائے، اور پاگل و مجنون شخص سے حتی کہ وہ عقل والا ہو جائے "

سنن ابو داود حدیث نمبر (4403) سنن ترمذی حدیث نمبر (1423) سنن نسائی حدیث نمبر (3432) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2041) ابو داود رحمہ اللہ کہتے ہیں اسے ابن جریج نے قاسم بن یزید عن علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان میں یہ الفاظ زائد ہیں:

" الخرف "

اور اس حدیث کو علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں صحیح قرار دیا ہے.

عون المعبود میں ہے:

" الخرف " بڑھاپے کی بنا پر عقل میں خرابی پیدا ہو جانا اس سے وہ بوڑھا شخص مراد ہے جس کی کبر سنی کی بنا پر عقل خراب ہو جائے، کیونکہ بوڑھا شخص عقل مختلط ہونے کی بنا پر تمیز نہیں کر سکتا، اور یہ چیز اسے مکلف

ہونے سے خارج کر دیگا، اور اسے جنون بھی نہیں کہا جاتا " انتہی

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" روزے کی ادائیگی اس وقت واجب ہوتی ہے جب اس میں درج ذیل شروط ہوں:

اول: عقل.

دوم: بلوغت.

سوم: اسلام.

چہارم: قدرت و استطاعت

پنجم: مقیم ہونا.

ششم: عورت کا حیض و نفاس سے پاک ہونا.

اول: عقل اس کی ضد عقل کا ختم ہونا، چاہے وہ جنون کی بنا پر ختم ہو یا پھر بڑھاپے کی بنا پر یا کسی حادثہ کی وجہ سے اس کی عقل زائل ہو جائے اور احساس و شعور جاتا رہے تو عقل چلی جانے کی بنا پر اس شخص پر کچھ نہیں.

اس بنا پر وہ بوڑھا شخص جو اس حد تک پہنچ جائے کہ عقل اور ہوش و حواس کھو بیٹھے نہ تو اس پر روزہ ہے اور نہ ہی فدیہ میں کھانا کھلانا؛ کیونکہ اس کی عقل ہی نہیں " انتہی

دیکھیں: لقاء الباب المفتوح (220 / 4).

رہا ماضی کے عرصہ کے متعلق تو گزارش ہے کہ اگر تو وہ اسی حالت میں تھی کہ ہوش و حواس قائم نہ تھے اور ادراک نہ رکھتی تھی تو پھر نہ تو اس پر روزہ ہے اور نہ ہی کفارہ، اور اگر اسے ہوش و حواس قائم تھے لیکن اس نے بیماری کی وجہ سے روزے چھوڑے تو اس کی دو حالتیں ہیں:

1 ۔ اگر یہ اس وقت میں چھوڑے جب اس کی بیماری سے شفایابی کی امید تھی لیکن یہ بیماری لمبی ہوتی چلی گئی تو اس پر کچھ نہیں، کیونکہ شفایابی ہونے کی صورت میں اس پر قضاء تھی، لیکن اسے شفا ملی ہی نہیں.

۔ اور اگر اس وقت بیماری سے شفایابی کی امید نہ تھی تو واجب تھا کہ ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو کھانا بطور کفارہ دیا جاتا جو کہ علاقے کی خوراک کا نصف صاع ہے، اگر اس نے ادا نہیں کیا تو پھر آپ اب اس کے مال سے

نکال دیں.

اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا ہے کہ وہ انہیں شفایابی سے نوازے اور آپ کو توفیق دے اور سیدھی راہ دکھائے.

واللہ اعلم .